كلمة المدير

اسلامی خیراتی ادارے

انسانیت کی فلاح و بہبود کیلئے دنیا میں بے شمار خیراتی ادارے قائم ہوئے ہیں۔ جو رنگ ونسل' مذہب وملت' زبان ومکان سے بالاتر ہو کر انسانی ضرورتوں کو پورا کرتے ہیں۔ دنیا سے جہالت' ناخواندگی' غربت' بیماری' بھوک کے خاتمے کے لئے دن رات کوشاں ہیں۔ ان اداروں سے ان گنت افراد مستفید ہو رہے ہیں۔ یہ ادارے نہ صرف ان کی کفالت کرتے ہیں بلکہ لوگوں کی طرز زندگی کو بہتر بنانے کیلئے نہایت مفید منصوبہ بندی بھی کرتے ہیں۔

اسلامی دنیا کو اللہ تعالیٰ نے بے پناہ وسائل سے نوازا ہے۔ بالخصوص مشرقِ وسطیٰ کی تمام عرب ریاستیں تیل کی دولت سے مالا مال ہیں اور خوشحالی کا دور دورہ ہے۔ یہاں کے تاجر اور بڑی بڑی کمپنیاں خیراتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں اور اکثر بڑے تجارتی گروپوں نے خیراتی ادارے قائم کئے ہیں۔ جن کے ذریعے تعاون کرتے ہیں۔ یہ خیراتی ادارے دنیا بھر میں مساجد' مدارس' اسلامی مراکز' یتیم خانوں کے قیام میں دل کھول کر خرچ کرتے ہیں اور مساکین طلبہ' بیوگان اور یتیموں کی کفالت کا فریضہ سرانجام دیتے ہیں۔ اسلامی روایات اور تہذیب وثقافت کے فروغ میں مثالی کردار ادا کرتے ہیں۔ پوری دنیا کے مسلمانوں تک یہ فیض کسی نہ کسی شکل میں پہنچ رہا ہے اور ان اداروں کی کوششوں سے لاتعداد تعلیمی ادارے وجود میں آئے۔ جن میں لاکھوں بچے زیور تعلیم سے آراستہ ہو رہے ہیں۔ بڑے بڑے ہسپتال اور فری ڈسپنسریاں قائم کی ہوئی ہیں اور غریب لوگ ان سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ آزادی سے محروم' مظلوم مسلمانوں کی مدد اور مہاجرین کی آبادکاری کیلئے بھی ان اداروں کا کردار قابل تحسین ہے۔

لیکن پچھلے چند سالوں سے انسانیت کے دشمنوں نے ان خیراتی اداروں کے خلاف شدید پراپیگنڈہ کیا ہے اور ان کے بھلائی کے کاموں کو شدید تنقید کا نشانہ بنایا ہے اور طرح طرح کے الزامات لگائے ہیں اور یہ تاثر پیدا کرنے کی بیہودہ کوشش کی ہے کہ ان کی وجہ سے افراتفری پیدا ہو رہی ہے اور مطالبہ کیا جا رہا ہے کہ ان کی سرگرمیوں کو ختم کیا جائے۔ بدقسمتی سے مسلمان حکمرانوں نے بھی ان خیراتی اداروں کو دہشت گرد قرار دے کر بند کر دیا ہے اور ہزاروں لوگوں کو ان کے فیض سے محروم کر دیا ہے اور اب تک کئی نامی گرامی ادارے بند کر دیئے گئے ہیں۔ اگرچہ اس غیر اخلاقی' غیر شرعی اور غیر قانونی طرز عمل پر احتجاج ہوتا رہا ہے۔ لیکن عیدالفطر کے موقع پر مسجد الحرام میں خطبہ عید ارشاد فرماتے ہوئے امام کعبہ اور سعودی مجلس شوریٰ کے چیئرمین فضیلۃ الشیخ صالح بن عبداللہ ابن حمید حفظہ اللہ نے مسلمانوں کی صحیح ترجمانی فرمائی۔ انہوں نے واضح اور دوٹوک الفاظ میں یہ فرمایا کہ بھلائی کے ان کاموں کو بند کرنا دراصل انسانیت کے خلاف گہری سازش ہے۔ دنیا میں تباہی و بربادی لانے کیلئے ایسے تمام خیراتی اداروں پر پابندی لگائی گئی۔ انہوں نے فرمایا کہ پوری دنیا میں تعلیم کے فروغ' جہالت اور گمراہی کے خاتمے کیلئے موسسات خیریہ کا کردار مثالی رہا ہے۔ کتنے یتیم بچے ان کی کفالت میں پرورش پا رہے ہیں۔ کتنے مریض ان کے اخراجات پر اپنا علاج کروا رہے ہیں۔ کتنی بیوگان ان کے سہارے جی رہی ہیں۔ کتنے لاچار' بے کس اور فقیروں کی سرپرستی یہ ادارے کر رہے ہیں۔ لیکن عجیب بات ہے کہ اچانک ان اداروں کی کارکردگی مشکوک ہو گئی اور انسانیت کے دشمنوں نے بھلائی کے ان سرچشموں کو بند کرنے کا تقاضا کیا۔ افسوس کہ ہم نے بھی بلا سوچے سمجھے اس نیکی اور بھلائی کے کام کو بند کر دیا۔

حقیقت بھی یہی ہے کہ اسلامی خیراتی اداروں کی حسن کارکردگی بالکل واضح ہے اور ان کی کوششوں سے پوری دنیا میں انسانیت کی فلاح و بہبود کے منصوبے چل رہے تھے اور خاص کر وہ ممالک جو اقتصادی طور پر بہت پسماندہ ہیں وہاں ان کی کارکردگی بہت نمایاں رہی اور ان کی بدولت ہزاروں لوگوں کو فائدہ پہنچا۔ بھلائی کے یہ کام جاری رہنے چاہئیں اور ان کو بند کرنا انسانیت کو ہلاکت میں ڈالنے کے مترادف ہے۔ اس لئے ہم امام کعبہ کے خطاب کی بھرپور تائید کرتے ہیں اور اسلامی سربراہان سے گذارش کرتے ہیں کہ وہ کسی بھی خیراتی ادارے کو بند کرنے سے پہلے یہ ضرور سوچیں کہ ان کے اس عمل سے کتنے خطرناک نتائج برآمد ہونگے اور کتنے لوگ علم کے نور سے محروم ہونگے۔ کتنے یتیم ایک دفعہ پھر بے سہارا ہو جائیں گے۔ کتنے مریض لاعلاج موت کی وادی میں دھکیل دیئے جائیں گے۔

ہم امید کرتے ہیں کہ فوری طور پر ان تمام موسسات خیریہ پر پابندی ختم کی جائے گی اور انہیں بھلائی کے کام کرنے کی مکمل آزادی دی جائے۔